Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ
ایڈیٹر۔ غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵؎
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

نمبر ۲۴۱	مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء	یوم شنبہ	مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴- اکتوبر- خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ۞

آج منیر ہاکی ٹورنامنٹ کے دو میچ ہوئے۔ پہلا میچ ایم۔اے او کالج امرتسر اور روورز ہاکی کلب لاہور کے درمیان ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ جس میں امرتسر کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی۔ دوسرا فائنل میچ احمدیہ سپورٹس کلب بی اور ایم۔اے او کالج امرتسر کے درمیان چار بجے شام ہوا۔ جس میں امرتسر کی ٹیم نے ایک گول کیا۔ اور احمدیہ سپورٹس کلب نے تین گول کئے۔ دونوں ٹیمیں نہایت عمدگی سے کھیلیں ۞

اختتام میچ پر جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد صوفی محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ ٹورنامنٹ کمیٹی نے رپورٹ سنائی۔ پھر خانصاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں نوجوانوں کو مفید نصائح کیں۔ اور انعامات تقسیم کئے گئے ۞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات محبتِ تامہ پر موقوف ہے

"محبت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جو تمام مجازی تعلقات کو کالعدم کر کے سب کے قائم مقام خدا کو کر دیتی ہے۔ انسان کسی کے لئے اپنی جان نہیں دیتا۔ کسی کے لئے دکھ نہیں اُٹھاتا۔ کسی کے لئے تلخ زندگی اختیار نہیں کرتا۔ مگر جس سے محبت ہے۔ اس کے لئے مرنا بھی اپنے لئے ایک زندگی دیکھتا ہے۔ پس جبکہ خدا تعالےٰ سے انسان کا تعلق اس قدر بڑھ جاتا ہے۔ کہ کمال محبت کی وجہ سے اس کی راہ میں موت کو بھی اپنی راحت سمجھتا ہے۔ اور اس کی طرف دل ایسا کھینچا جاتا ہے۔ کہ ان اغراض سے اس کو یاد نہیں کرتا۔ کہ وہ بہشت میں اس کو داخل کرے گا۔ یا دوزخ سے اس کو نجات دیگا۔ بلکہ ایک نامعلوم کشش اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خود سمجھ نہیں سکتا۔ کہ وہ کشش کیوں ہے؟ اور کیا چیز ہے۔ اور اس محبت کے لئے محبوب کی معرفت اس قدر ضروری ہے کہ اس کے وہ محاسن اور وہ خوبیاں جو موجب عشق اور محبت ہوتے ہیں۔ معلوم ہو جائیں۔ جیسا کہ ایک عاشق جو ایک معشوق کی محبت میں گرفتار ہے۔ وہ جوشِ محبت پیدا ہونے کے لئے صرف اس بات کا محتاج ہے۔ کہ معشوق کی خوبصورتی پر اسکو اطلاع ہو جائے۔ اور اس کے دلکش نقش و نگار پر اسکی نظر پڑ جائے۔ اور اس بات کا محتاج نہیں۔ کہ اس کو یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ اسکے سر میں مغز کس قدر ہے اور اسکا جگر کس قدر بڑا ہے۔ اور اسکے تمام بدن میں ہڈیاں کس قدر ہیں۔ اور رگیں کس قدر اور پٹھے کس قدر ہیں۔ بلکہ محبت کی راہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۳ فرستادہ خدا ہیں سب سے بڑھکر ہمدردی بھی ہوتی ہے مگر لاپرواہی بھی

۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نواب سر سید حامد علی خان صاحب مرحوم والئے رام پور کے ایک خط کا جواب لکھا۔ جو خط خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب لائے تھے اس خط کی نقل میرے پاس محفوظ ہے۔ اس میں سے کچھ اقتباس ہدیہ ناظرین اخبار کیا جاتا ہے۔

"ہر ایک جو خدا سے آتا ہے اس میں سب سے بڑھ کر ہمدردی بھی ہوتی ہے۔ وہ والدین سے بھی زیادہ رحم کر سکتا ہے اور ساتھ اس کے اس میں کبریائی اور لاپرواہی بھی ہوتی ہے۔ وہ رحم اس پر کرتا ہے۔ جو ہر ایک مشیخت سے خالی ہو کر ایک بچہ کی طرح اس کے دروازہ پر گرتا ہے۔ پس وہ اس کو اپنا بچہ سمجھتا ہے۔ اور اس کے لئے حضرت عزت میں تضرعات کر کے مشکلات کے وقت میں اس کا شفیع بن جاتا ہے۔

مگر وہ جو کوئی تخم تکبر کا اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ اس کے وجود سے لاپرواہ ہوتا ہے۔ اور ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی اس کو نہیں سمجھتا کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے جو ان لوگوں سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ جو آسمان سے آتے ہیں۔ اور کیا ہی بدبخت وہ آدمی ہے۔ جو ان سے مونہہ پھیر کر خدا سے مونہہ پھیر لیتا ہے"۔

مفتی محمد صادق قادیان ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے احباب کی فوری توجہ کی ضرورت

انتظامات جلسہ سالانہ شروع ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک ۴ ستمبر کو شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد یہ تحریک علیحدہ بھی جماعتوں میں بھجوائی گئی ہے۔ مگر اس چندہ کی اہمیت کے لحاظ سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے چندہ کی وصولی جیسی ہونی چاہیئے نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ تحریک قدرے تاخیر سے کی گئی ہے لیکن جیسا کہ حضرت امیر المومنین ۱۸ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ یہ جلسہ کوئی پہلی دفعہ نہیں آیا جس کے لئے تحریک کی ضرورت ہو۔ پس امید ہے کہ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب اور عہدہ داران جماعت چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہونے دیں گے۔ یہ ظاہر ہے کہ جلسہ سالانہ کا کام کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ وقت اس قدر کم رہ گیا ہے کہ اس عظیم الشان اجتماع کے انتظامات کے لئے اگر اس چندہ کی طرف فوری توجہ نہ کی گئی۔ تو سخت مشکلات کا احتمال ہے۔ لہٰذا تاکید ہے کہ احباب اور عہدہ داران جماعت جلسہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کے چندہ کی فراہمی اور پھر اسے جلد تر بھجوانے کا انتظام فرما دیں:۔ ناظر بیت المال قادیان

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق اعلان

درجہ ثانیہ و درجہ رابعہ کے فیل شدہ طلبا کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان کا داخلہ سولہ اکتوبر سے شروع ہے جو کہ ۲۲ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ ورنہ مقررہ تاریخ کے بعد داخل ہونے والوں سے ایک روپیہ جرمانہ لیا جائے۔ جس کی آخری میعاد ۹ نومبر ہے۔ اور جو طلبا معینہ تاریخ تک داخل نہ ہوں گے۔ انکو جامعہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائیگی

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

نذرِ عقیدت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

از مولوی محمد ابو الحمید صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن

یا امیر المومنین یا صاحبِ خلقِ عظیم ... اے سراپا مظہر لطفِ خداوند کریم

نیّر چرخِ خلافت آفتابِ دینِ حق ... ہادیٔ راہ ہمیں خضرِ راہِ مستقیم

تو خلافت کے لئے ہے اور وہ تیرے لئے ... کوئی حقدار اسکا ہے کوئی نہ اسکا ہے سہیم

چشمۂ حیوانِ دینِ حق سراپا تیری ذات ... بحر دریائے معارف کا ہے تو دُرِّ یتیم

دینِ حق اک قلعہ ہے اس قلعہ کا تو قلعدار ... طور ہے اسلام تو اس طور کا ہے تو کلیم

گمرہانِ وادیٔ ملت کا تو ہے خضرِ رہ ... تشنگانِ حق کے حق میں تو ہے بس ماء نعیم

ذات سے تیری جہاں میں دین کا ڈنکا بجا ... رو چلیں کھنچ کر آرہی ہیں جانبِ دینِ قویم

جب خلافت کی رِدا حق نے اوڑھائی ہے تجھے ... کیا اتاریگا کوئی فاسق اسے کوئی لئیم

جو ہوئے منکر خلافت کے کہوں کیا انکا حال ... روز ذلت میں بسر ہوتا ہے شب انکی سقیم

ہوگا کیا انجام انکا کسکو ہے اسکی خبر ... جانتا ہے خوب اسکو ذات ہے جسکی علیم

داعیانِ راہ حق کی خوب کر لی چھان بین

روح کی بیماریوں کا ایک تو ہی ہے حکیم

یوروپین دوستوں کو تبلیغ کرنے کی ایک تجویز!

احباب کو معلوم ہے کہ یہ عاجز نظارت کے کاموں سے سبکدوش ہو چکا ہے۔ اور اس فراغت میں ایک کام ہے جو میں اپنی ہمیشہ کی عادت کے مطابق پوری دلچسپی اور محنت کے ساتھ اب بھی کر سکتا ہوں۔ یعنی تبلیغ بذریعہ خط و کتابت۔ اس واسطے اگر کوئی دوست اپنے انگریز حکام یا یورپین دوستوں اور واقفوں کو انفرادی اور شخصی تبلیغ کرانا چاہتے ہوں تو ان کے نام اور پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ میں بعد دعا ان کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت شروع کرونگا آگے ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اخراجات لٹریچر وغیرہ اس دوست کے ذمہ ہوں گے:۔

مفتی محمد صادق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۶ھ

پنجاب میں یونینسٹ حکومت اور کانگرس کی کشمکش

آج کل پنجاب عجیب کشمکش میں مبتلا ہے ایک طرف تو یونینسٹ حکومت لوگوں کو یہ یقین دلا رہی ہے۔ کہ وُہ ان کی خدمت گزار ہے۔ اور ان کے آرام و آسائش کا پورا پورا خیال رکھنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کیونکہ وُہ ان کی خود قائم کردہ ہے۔ اور دوسری طرف کانگرس اپنی پوری طاقت اس لئے صرف کر رہی ہے۔ کہ اہلِ پنجاب کو موجودہ حکومت سے غیر مطمئن کر دے۔

ان دو متضاد طاقتوں کی جدوجہد کا کسی قدر اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں صرف دو تازہ بیان پیش کئے جاتے ہیں:-

وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان صاحب نے حال میں جو تقریر قصور کے ایک مجمع عام میں کی۔ اس میں فرمایا:-

”آپ لوگوں کی نوازش ہے۔ کہ مجھے وزیر اعظم کہتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں مَیں اور میرے رفقا آپ کے خدام ہیں اور میری امتیازی حیثیت صرف یہ ہے۔ کہ میں آپ کا پہلا خدمت گزار ہوں۔ اب صوبے میں آپ لوگوں کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ آپ اس حکومت کے ساتھ جتنا تعاون کریں گے۔ وُہ فی الحقیقت اپنی ہی امداد ہو گی“

اسی سلسلہ میں آپ نے اپنی حکومت کے خلاف بعض کانگرسیوں کے پراپیگنڈا کو غلط قرار دیتے ہُوئے کہا:-

”اس قسم کی غلط بیانیاں ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتیں۔ لیکن ان لوگوں کی دیانت و صداقت پر ضرور روشنی ڈالتی ہیں، جو ان غلط بیانیوں کے مرتکب ہوتے ہیں“

پھر فرمایا۔

”میری حکومت نے مصمم ارادہ کر رکھا ہے۔ کہ قانون کی حدود سے تجاوز کرنے والوں اور فرقہ وارانہ فتنہ پردازوں کو ہرگز معاف نہ کیا جائیگا اگر وُہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ پکڑ دھکڑ نہ ہو۔ تو خلاف ورزی قانون ترک کر دیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ میری حکومت نے کانگرس کے خلاف کوئی تشدد کی پالیسی شروع کر دی ہے۔ البتہ یہ صحیح ہے۔ کہ جو شخص قانون کی حد سے تجاوز کرتا ہے۔ وُہ قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکتا“

انہی دنوں گڑھدیوالہ میں جو ضلع ہوشیارپور میں ایک بالکل معمولی گاؤں ہے۔ پنجاب پراونشل کانگرس نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا۔ جس میں صدر آل انڈیا کانگرس پنڈت جواہر لال صاحب نہرو بذاتِ خود شریک ہُوئے۔ اور انہوں نے پنجاب کے متعلق تقریر کرتے ہُوئے کہا:-

”سر سکندر نے حال ہی میں اپنے ایک بیان کے دوران میں کہا تھا۔ کہ کانگرسی کارکن تشدد آمیز تقریریں کرتے ہیں۔ اس لئے ہم گرفتاریاں کرنے پر مجبور ہیں۔ جب میں نے سر سکندر کے اس بیان کو پڑھا۔ تو مجھے خیال آیا۔ کہ سر سکندر کس قدر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ یو۔پی کے رپورٹر ہندوستان بھر میں سب سے اعلیٰ رپورٹر سمجھے جاتے ہیں۔ اگر وہاں کے رپورٹر تقریروں کی صحیح رپورٹ نہیں لے سکتے۔ تو پنجاب کے رپورٹر کیا لیں گے؟“

پھر فرمایا:-

”اس بیان میں وزیر اعظم صاحب نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ میں ان سے کہہ دوں کہ میں نے ان کے بیان پر غور کیا۔ لیکن اس صُوبہ میں ان کے طرزِ عمل کی موجودگی میں اس نتیجہ پر نہیں پہنچتا کہ میں اس بیان کو خاص اہمیت دوں ان کا طریق عمل میرے نزدیک امید افزا نہیں“

پھر کہا:- ”پنجاب میں جو تشدد کا دَور جاری ہے۔ اسے آپ کب تک برداشت کریں گے۔ کانگرسی صوبوں کی حالت بالکل بدل چکی ہے۔ وہاں کے لوگوں کو علم ہے کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی بے انصافی کی جائے گی۔ تو ہم وزیر تک پہونچ سکتے ہیں یو۔پی میں بدتمیزی سے پیش آنے پر بڑے بڑے پولیس افسروں کو معمولی کسانوں سے معافی مانگنی پڑی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ وہاں انگریز کی حکومت ہے لیکن انگریز کو اس بات کا احساس ہے۔ اور وُہ خواہ مخواہ لڑائی نہیں کرنا چاہتا۔ ہندوستان میں دو طاقتوں کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان مقابلہ ہے۔ جو زیادہ دیر جاری نہیں رہ سکتا۔ آخر کار کانگرس ضرور کامیاب ہو گی“

پنجاب اور یو۔پی کی یونینسٹ اور کانگرسی حکومتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا:-

”یہاں اخبارات سے ضمانتیں مانگی جا رہی ہیں۔ وہاں ضمانتیں واپس کی جا رہی ہیں۔ یہاں کتابیں ضبط کی جا رہی ہیں۔ وہاں ضبط شدہ کتابوں سے پابندیاں ہٹائی جا رہی ہیں۔ یو۔پی۔ کی کانگرس حکومت نے برسرِ اقتدار آنے کے پندرہ بیس دن کے اندر اندر بقایا لگان اور قرضوں کی وصولی کو بند کرنے کا حکم دیدیا۔ اور کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو قرضوں اور لگان کے سوال پر غور کریگی سر سکندر حیات کے متعلق ریزولیوشن پاس کر دینا فضول ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا آپکے پاس اتنی طاقت ہے۔ کہ آپ اس کا مقابلہ کر سکیں؟“

اسی بات کی مزید وضاحت یوں کی۔ کہ

”پنجاب کے لوگوں نے کمزوری دکھائی اور انتخابات میں یونینسٹ پارٹی کو کامیاب ہونے دیا۔ موجودہ یونینسٹ حکومت اور برطانوی امپیریلزم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہاں ایک خطرناک فرق ضرور ہے۔ کہ انگریزی حکومت عوام اور غیر ممالک کو دھوکے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔ لیکن موجودہ حکومت یہ کہکر کہ وُہ عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کی حکومت ہے دُنیا کو دھوکے میں ڈال سکتی ہے“

ایک اور تقریر میں کہا۔ ”اس صوبہ میں شکایت کیگئی ہے۔ کہ کانگرس والے اس صوبہ میں آکر انگریزوں کے خلاف تقریریں کرتے ہیں۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہر کانگرسی کا یہ فرض ہے۔ اور کانگرس کا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ ہندوستان سے انگریزی حکومت کی جڑ کو نکال دیا جائے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم انگریزی راج کو قبول کرتے ہُوئے اس کے سائے میں بیٹھے رہیں وُہ ملک کو غلام رکھنا چاہتے ہیں“

یہ صرف وزیر اعظم پنجاب اور صدر کانگرس کے بیانات کے نہایت مختصر اقتباسات ہیں۔ ورنہ دونوں اطراف سے اس وقت تک ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا۔ اور کہا جا رہا ہے۔ پنڈت صاحب موصوف تو دَورہ کر کے متعدد مقامات پر تقریریں کر رہے ہیں۔ دوسرے کانگرسی بھی پوری سرگرمی سے حکومتِ پنجاب کے خلاف پبلک کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ممکن ہے۔ اس کشمکش کے بعض ناگوار نتائج بھی رونما ہوں۔ لیکن چونکہ دونوں فریق عوام کی بہتری اور بھلائی اور خدمت گزاری اپنا اولین فرض بتاتے ہیں۔ اور اس میں ایک دُوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ پنجاب کی دیہاتی آبادی کو کچھ نہ کچھ فائدہ پہونچ جائے۔ دراصل کانگرس کی یہ جدوجہد آئندہ انتخاب میں یونینسٹ پارٹی کو شکست دینے اور پنجاب میں کانگرسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام محمود کی رفعت

جماعت احمدیہ کے لئے "احسان کا نشان"

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا!
(درثمین)

دنیائے اخلاق میں ایک بدترین جرم

احسان ناشناسی دنیائے اخلاق میں ایک بدترین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ محسن میں خودنمائی کا مادہ نہ ہو۔ اور اس کا احسان عارضی نہ ہو۔ بلکہ دائمی ہو۔ اور پھر اس احسان کے نتیجہ میں شخص محسن کو کسی نفع کی امید نہ ہو۔ بلکہ وُہ ایسا ہی طبعی ہو جیسے ماں اپنے بچہ سے حسن سلوک کرتی ہے۔ یہ دائرہ احسان اپنے اندر جسقدر وسعت رکھتا ہو۔ اتنا ہی اس احسان کی ناشکری جہاں فطرت انسانی کے مسخ ہو جانے کی شاہد ہوتی ہے وہاں محسن کے علو حوصلہ اور وسعت نظری کی بھی گواہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک باوجود اس بات کے کہ اس کی گردن احسانات کے بارگراں سے جھکی ہوئی ہوتی ہے محسن کشی کا ارتکاب کرتا ہے تو دوسرا ناقدری کا جذبہ دیکھنے کے باوجود اپنے احسانات میں کسی قسم کی کمی آنے نہیں دیتا۔ بلکہ اور زیادہ اپنی طبع جوّاد کا ثبوت دیتا چلا جاتا ہے۔

عنقاصفت محسن

اس قسم کے محسن جنہوں نے اپنے عزیزوں اپنے رشتہ داروں اپنے دوستوں اور اپنی ہم قوم افراد سے حسن سلوک کیا۔ دنیا میں بہت گزرے اور بہت موجود ہیں۔ لیکن وہ محسن جن کے احسانات کی وسعت اور ہمہ گیری ایک عالم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہو۔ اور جن کے احسانات کے دور رس اثرات صدیوں تک اقوام عالم کو اپنی گردنیں ان کے آگے جھکی رہنے پر مجبور کرتے ہوں عنقاصفت ہوتے ہیں۔ دنیا میں لعل مل سکتے ہیں۔ دنیا میں یاقوت زمرد اور جواہر میسر آسکتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے آبدار موتی صدیوں کے بعد مادر گیتی پیدا کرتی ہے۔ اور پھر ان کے احسانات سے جو شخص انکار کرتا ہے۔ اس جیسا متمرد اس جیسا سرکش اور اس جیسا متکبر انسان بھی بہت مشکل سے کوئی اور قرار پاتا ہے۔ ایک اگر اللہ تعالےٰ کی صفات۔ رؤف۔ رحیم۔ رحمان۔ جوّاد کریم اور حلیم کا مظہر ہوتا ہے۔ تو دوسرا ابیٰ واستکبر کا شیوہ اختیار کرنے اور انا خیرٌ منہ کے مدعی کی صفات مشئومہ کا مظہر ہوتا ہے۔ ایک اگر اصلھا ثابتٌ وفرعھا فی السماء کا مصداق ہوتا ہے۔ تو دوسرا اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار کا مورد ہوتا ہے۔ غرض وہ دونوں متضاد راستوں پر چلتے۔ متضاد انجام تک پہونچتے اور متضاد جزا و سزا کے مستحق بنتے ہیں۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے محسن کی قدر و منزلت کی عجیب الفاظ میں تاکید کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ اے لوگو تم میں سے جو شخص لوگوں کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ میں نہیں سمجھ سکتا وہ اللہ تعالےٰ کے احسانات کا شکر ادا کر سکے۔ کیونکہ ایک بدی دوسری بدی کی محرک ہوتی ہے۔ اور ایک نیکی دوسری نیکی پیدا کرتی ہے۔ جب ایک شخص مربی مخلوق اور اپنے ہم جنس افراد کا شکریہ ادا نہیں کرتا تو جہاں عقلاً اس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کا جو وراء الورا ہے شکر ادا کر سکے۔ وہاں یہ ناشکری کی بدی اسے ایک اور نیکی سے جو خدا تعالےٰ کے احسانات کا شکر ہے محروم کر دیتی ہے۔ پس محسن کی شکرگزاری اسلامی تعلیم کا ایک جزو ہے۔ اور ناشکری بدترین جرم۔ پھر اگر کوئی شخص اس شخص کی ناشکری کرے۔ جسے خدا تعالےٰ نے "احسان کا نشان" قرار دیا ہو۔ تو اس کے جرم کی اہمیت کا اندازہ لگانا کوئی معمولی بات نہیں۔

محسن کُشی کی ایک مثال

مصری پارٹی جو یہ مقصد وحید لے کر کھڑی ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو العیاذ باللہ خلافت سے معزول کردے۔ اس کے ایک رکن نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا اپنے ایک اشتہار میں لکھا تھا۔ "ذاتی طور پر تو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا کوئی خاص قابل ذکر احسان یاد نہیں" یہ سطور اس نے لکھیں اور شائع کردیں۔ مگر افسوس کہ یہ سطور لکھتے وقت اس نے اس امر کو قطعاً فراموش کر دیا۔ کہ ذاتی احسانات سے بہت بڑھ کر وہ احسانات ہوتے ہیں۔ جو قومی اور مذہبی احسان کہلاتے ہیں۔ اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے (گو اس میں صداقت کا شائبہ تک نہیں) کہ ذاتی طور پر راقم اشتہار پر کوئی احسان نہیں ہوا تھا۔ تب بھی اسے ہمارے آقا و مطاع کے محسن ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ آپ کے احسانات کسی ایک فرد پر نہیں کسی ایک گروہ پر نہیں بلکہ ساری جماعت پر بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ساری دنیا پر ہیں۔ اور جس کے احسانات میں اس قدر ہمہ گیری اور وسعت ہو۔ اس کے ان تمام احسانات کو نظر انداز کر دینا ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص سورج کی روشنی کا یہ کہتے ہوئے انکار کردے کہ چونکہ میرے تاریک خانہ میں جس کی کھڑکیاں میں نے اپنے ہاتھوں سے بند کر رکھی ہیں۔ اس کی شعاعیں نہیں آتیں۔ اس لئے میں یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ سورج ایک عالم کو منوّر کر رہا ہے۔ لیکن اس امر سے قطع نظر ہمارے آقا کے وُہ "ذاتی احسانات" بھی ہیں۔ جن سے اس شخص نے انکار کیا۔ اور قومی اور مذہبی احسانات بھی ہیں جن سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی "ذرہ نوازی"

آپ کے "ذاتی احسانات" کا اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہی شخص جس نے یہ لکھا تھا کہ مجھے ذاتی طور پر حضور کا کوئی قابلِ ذکر احسان یاد نہیں۔ اپنے قلم سے سالہائے ماسبق میں آپ کے محسن ہونے کا اقرار کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے جب سیرۃ النبیؐ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے وُہ مضامین کتابی صورت میں جمع کئے جو خلافت سے قبل حضور نے اخبار الفضل میں اس کے ایڈیٹر ہونے کے عہد میں ارقام فرمائے تھے۔ تو اس کے دیباچہ میں اس نے لکھا۔ "افسوس کہ اگر کم از کم ایک سال اور حضور اس کے ایڈیٹر رہتے تو یہ شاندار مضمون ضرور کسی حد تک مکمل ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالےٰ کو آپ سے اس عظیم الشان دینی خدمت کو موجودہ اعلےٰ اور بہتر صورت میں لینا منظور تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے مضمون جُوں کا تُوں رہا۔ اور جس قدر شائع ہو چکا ہے۔ وُہ سب کا سب میں نے اس حصہ میں چھاپ دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمتِ والا میں باادب عرض پرداز ہوں۔ کہ اگر حضورِ والا اس کا بقیہ حصّہ مکمل فرما کر خاکسار کو مرحمت فرمائیں۔ تو یہ بھی مثلِ سابق ذرہ نوازی ہوگی اور میں اس عظیم الشان کام کی تکمیل کے محرک بننے۔ اور پھر اس طرح خوبصورت طرز پر شائع کرنے کا بجا فخر کرسکونگا۔ "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"

ان سطور میں حضور کی سابقہ "ذرہ نوازی" کا کُھلے الفاظ میں اقرار موجود ہے۔ مگر افسوس کہ انہی صاحب نے بعد میں "ذرہ نوازی" کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

احسانات اور تقدّس کا اعتراف

پھر انہی صاحب نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر "ذکر الٰہی" نام سے ۱۹۱۷ء میں شائع کیں۔ تو اس کے دیباچہ میں شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا:۔

"آج ۲۶ ماہ رمضان کو مَیں اپنے مکرم و محسن حضرت سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی گزشتہ سالانہ جلسہ کی تقریر دلنشیں کی تکمیل اشاعت سے فراغت حاصل کرکے اپنے مولا کریم کا شکریہ بجا لاتا ہوں۔ بعدہٗ اپنے آقائے نامدار حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا جنہوں نے نہ صرف ان تقریروں کی اشاعت کی خدمت کا اعزاز ہی عاجز کو بخشا۔ بلکہ اوقاتِ گرامی سے خصوصاً ماہِ رمضان میں جبکہ علاوہ اور ضروری امور کی سرانجام دہی کے درسِ قرآن میں بے حد مشغول رہے ہیں۔ فرصت اور موقعہ نکال کر اور محنتِ شاقہ اور توجہ سے مسودہ کی اصلاح اور ترمیم فرماتے رہے ہیں یہ حضور ہی کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ صرف پندرہ سولہ روز میں ہی میں بفضلِ الٰہی سب امور متعلقہ اشاعت کتاب ھٰذا پایۂ تکمیل کو پہونچا سکا ہوں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایۂ برکت پایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ بعد ازاں اپنے مکرم و محسن صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ کا شکر گزار ہوں۔ جن کی مہربانانہ سفارش پر یہ مبارک اور اعزاز بخش خدمت میرے جیسے ہیچمدان کو عنایت ہوئی۔ ... حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے روحانیت بھرے کلام کے اثر اور کشش اور اہمیت کو میں کون اور میری بساط کیا۔ کہ بیان کرسکوں (مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید) اور خصوصاً اس کتاب کے متعلق.... البتہ یہ ضرور کہوں گا۔ کہ یہ کتاب خصوصیت سے احمدی جماعت کے ہر فرد کو دستور العمل بنا کر رکھنی چاہیئے۔ اور یہی حضرت صاحب کا منشا ہے۔ اور ذکر الٰہی کے مضمون کی وجہ سے غیر احمدیوں میں بھی اسکی کثرت سے اشاعت کرکے ان کو بتلایا جائے۔ کہ خدا کے برگزیدوں کو کس طرح روحانی حقائق و معارف دیئے جاتے ہیں..... اس عاجز کی درخواست پر حضرت صاحب نے ایک نظم بھی تصنیف فرما کر عنایت کی ہے۔ جو اس کتاب کے آخری صفحہ پر درج ہے۔ ... بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام اور مقدس خاندانِ نبوّت کی خدمت بابرکت میں باادب درخواست دعا کرتا ہوا کہ

فخر و غریب است گدا۔ افتادہ در کُوئے شما
باشد کہ از بہرے خدا۔ سوئے غریباں بنگری"

گردشِ زمانہ سے حیرت انگیز انقلاب

اس اقتباس کو پڑھیں۔ اور بار بار پڑھیں اور پھر دیکھیں کہ کن کُھلے الفاظ میں اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اس میں (۱) حضور کو محسن کرکے پکارا گیا ہے۔ (۲) اس میں حضور کے نام کے ساتھ علیہ السلام کا لفظ لکھا گیا ہے (۳) اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضور نے نہ صرف ان تقریروں کی اشاعت کا فخر مؤلف کو بخشا۔ بلکہ ماہِ رمضان میں جبکہ حضور درسِ قرآن میں بے حد مشغول تھے محنتِ شاقہ اور توجہ سے مسودہ کی محض اس لئے اصلاح اور ترمیم فرماتے رہے۔ کہ یہ دوست اسے جلدی شائع کرسکیں۔ (۴) اس میں دعا کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کا سایۂ برکت پایہ سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (۵) اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روحانیت بھرے کلام اور اس کے اثر اور اسکی کشش کا بھی اعتراف کیا گیا ہے (۶) اس میں اس امر کا بھی اقرار ہے۔ کہ حضور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور حضور پر روحانی حقائق و معارف کھولے جاتے ہیں۔ (۷) اس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضورؓ نے درخواست پر ایک نظم بھی عنایت فرمائی۔ (۸) پھر اس اقتباس میں "مقدس خاندانِ نبوت" کے الفاظ موجود ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ لکھنے والا اس خاندان کو "خاندانِ نبوت" اور پھر "مقدس خاندانِ نبوت" سمجھتا تھا۔ مگر گردشِ زمانہ دیکھیے کہ یہی صاحب جو بار بار حضورؓ کے احسانات کا ذکر کرتے تھے۔ جو حضورؓ کو محسن قرار دیتے تھے۔ جو حضور کے خاندان کو مقدس خاندانِ نبوت قرار دیتے تھے۔ جو حضور کو برگزیدہ یقین کرتے تھے۔ جو حضور کے روحانیت بھرے کلام کے اثر اور کشش کے معترف تھے ایسے بگڑے۔ کہ نہ انہیں حضور کا کوئی احسان یاد رہا۔ نہ ان کے نزدیک حضور کا خاندان مقدس خاندان رہا۔ نہ انہیں حضور کا برگزیدہ ہونا بھایا۔ اور نہ حضور کے روحانیت بھرے کلام کا انہیں اعتراف باقی رہا۔ آہ! افسوس!! ہزار افسوس!!!

محسن آقا

پھر یہی صاحب "خزینۃ العرفان فی تفسیر القرآن" کے حصۂ ہفتم کے دیباچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بایں الفاظ اعتراف کرتے ہیں۔ کہ:۔

"احباب کی مسلسل بے توجہی اور میری مالی مشکلات کا تسلسل ہرگز اس جرأت کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ کہ بقیہ حصۂ تفسیر مسیح موعود مکمل کرسکوں۔ مگر قربان جاؤں اپنے مالکِ حقیقی کے کہ اس حی و قیوم نے ایک دفعہ اور سہارا بخشا۔ اور اس تفسیر کے دو چار خاص قدر دان دوستوں نے جن میں سے ایک معزز غیر احمدی بھی ہیں اس تعویق میں گھبرا گھبرا کر مجھے بعد اصرار کہا۔ اور بعض دفعہ غیرت بھی دلائی۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اس کام کو جو شروع کیا ہے۔ تو اس کو مکمل کر دو...

... میں نے اس محبت آمیز اصراروں کے ماتحت اپنے محسن آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کیا۔ تو حضور نے ازراہ تلطف مندرجہ ذیل چٹھی اپنے خاص دوستوں کے نام تحریر فرمائی.........

برادران جماعت احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ میاں فخر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن مختلف کتب سے اکٹھی کرکے شائع کر رہے ہیں۔ یہ کام نہایت مفید اور بابرکت ہے مگر افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک احباب نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ جس کی وجہ سے وُہ ادھورا رہ گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کام میں اُن کا ہاتھ بٹائیں۔ میں بھی انشاءاللہ پانچ جلدیں اس کتاب کی جوں جوں چھپتی جائیں گی۔ لیتا جاؤں گا۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی۔ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۲۹ء

اس چٹھی نے میری اپنی ذات پر کیمیاوی رنگ میں بجلی کا اثر کیا اور وُہ طاقت پیدا کر دی۔ کہ جس کا نتیجہ یہ حصۂ ہفتم ہے"

احباب غور فرمائیں۔ ہمارا "محسن آقا" کس قدر احسانات کرنے والا ہے۔ وُہ ایک شخص کے متعلق جب یہ دیکھتا ہے۔ کہ وُہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ تو جماعت کے ذی ثروت احباب کو ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ وُہ اس کا ہاتھ بٹائیں۔ اور خود بھی یہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ میں ہر حصّہ کی پانچ پانچ جلدیں خریدتا چلا جاؤں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ خدام کی طرف سے اپنے "محسن آقا" کی خدمت میں کوئی کتاب نذرانہ کے طور پر پیش ہونا اور حضور کا اسے قبول کرنا ہی ناچیز خدام کے لئے باعث صد افتخار ہوتا ہے۔ لیکن حضور یہ نہیں کہتے میں کتاب مفت لوں گا۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ میں اپنی گرہ سے قیمت دے کر کتاب خریدوں گا۔ اور ایک نہیں پانچ جلدیں ہر حصۂ کتاب کی خریدوں گا۔ یہی وہ امور تھے۔ جن کی وجہ سے بار بار ان صاحب کی زبان قلم سے "محسن آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ" کے الفاظ نکلا کرتے تھے۔ مگر آہ کیا کہا جائے۔ دل یہ تصور کر کے سخت دردمند ہے کہ انہی صاحب نے بعد میں یہ الفاظ بھی لکھ دیئے کہ "ذاتی طور پر تو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا کوئی خاص قابلِ ذکر احسان یاد نہیں"۔

احسان کی کان

بہر حال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامات میں احسان کا نشان قرار دیا تھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ فی الحقیقت حضور احسان کی کان ہیں۔ اس ضمن میں اگرچہ ذاتی احسانات بھی جو حضور نے ہزاروں افراد پر کئے سیل رواں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان احسانات سے جو افراد پر کئے جائیں وہ احسانات زیادہ وسیع اور پائیدار ہوتے ہیں جو قوم اور مذہب پر کئے جائیں۔ پس ذاتی احسانات سے قطع نظر کرتے ہوئے آؤ اور دیکھو کہ آپ نے قومی اور مذہبی لحاظ سے کیسے عظیم الشان احسانات کئے۔

نبوتِ حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدہ پر جماعت احمدیہ کا ثبات

آج ہماری جماعت کا بچہ بچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر نہائت راسخ عقیدہ رکھتا اور ہر میدان میں اندرونی و بیرونی معاندین سے اس بات پر بحث کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدلائل قویہ یہ امر ثابت کر سکتا ہے۔ کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ مگر جانتے ہو۔ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ پر جماعت کو کس نے قائم کیا۔ یقیناً اس کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسئلہ العیاذ باللہ آپ نے ایجاد کیا۔ میں اس شخص کو ملعون خیال کرتا ہوں جو یہ سمجھتا ہو۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء اور آپ کی تعلیم کے خلاف نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ جماعت میں پھیلا دیا۔ میں جو امر بیان کر رہا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ مگر آپ کی نبوت و رسالت کا عقیدہ جماعت کے ایک حصہ کی نگاہ میں صحیح نہ تھا۔ اور وہ اس بات پر مصر تھا۔ کہ آپ کو نبی نہ کہا جائے۔ سلسلہ احمدیہ میں اس جزوی خرابی کے پیدا ہونے پر جس پاک انسان نے انتہائی اولوالعزمی پامردی۔ استقلال اور مضبوطی کے ساتھ اس عقیدہ کو راسخ کیا۔ اور جماعت کے قلوب کو اس مسئلہ کے متعلق اطمینان اور سکینت سے لبریز کر دیا وہ آپ ہی ہیں۔ پس آپ کا یہ احسان یقیناً ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جو اس سے انکار کر سکتا ہو۔

کفر و اسلام کے مسئلہ میں ثلج قلب

پھر آج کفر و اسلام کا مسئلہ ایک طے شدہ حقیقت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے تمام پہلو زیر بحث آ چکے ہیں۔ اور کوئی امر ایسا نہیں جو طبیعت میں خلجان پیدا کر سکے جماعت اس امر کو پوری بصیرت اور روحانی شعور کے ساتھ سمجھ چکی ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کیا۔ گو نام کے لحاظ سے مسلمان کہلائیں۔ اور ہم انہیں مسلمان ہی کہیں۔ مگر اس وجہ سے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ایک نبی کا انکار کیا کافر ہیں۔ مگر یہ کفر و اسلام کا مسئلہ اور اسی طرح غیر احمدیوں کے جنازے کا مسئلہ آپ ہی کے عہدِ سعادت مہد میں نمایاں رنگ میں جماعت کے سامنے پیش ہوئے۔ اور ایک خلجان اور بے چینی سے جماعت کے قلوب کو نکال کر آپ نے عظیم الشان احسان نسل احمدیت پر کیا۔

عالمگیر اخوت کی داغ بیل

پھر آپ کا ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے عالمگیر اخوت کی داغ بیل ڈال دی۔ دنیا میں ایک ہنگامہ بپا تھا۔ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں نہائت گستاخانہ کتابیں لکھی جا رہی تھیں۔ قتل و خونریزی کے واقعات رونما ہو رہے تھے۔ اور امن اور چین دنیا سے مفقود تھا۔ تب آپ نے اللہ تعالیٰ کی تفہیم کے ماتحت۔ یہ نہائت ہی کامیاب اصل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ مسلمان سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہر سال جلسے منعقد کریں۔ جن میں علاوہ مسلمانوں کے غیر متعصب اور معزز غیر مسلم اصحاب سے بھی آپ کی شان بلند کے اعتراف میں لیکچر دلائے جائیں۔ اور جب یہ تحریک کامیاب ہو جائے۔ تو پھر ایک دن ایسا مقرر کیا جائے۔ جس میں ہندو مسلمانوں کے بزرگوں کی تعریف میں لیکچر دیں۔ تو مسلمان ہندوؤں کے بزرگوں کی تعریف میں۔ اور اس طرح ہر قوم بجائے اپنے اپنے بانی یا نبی اور اوتار کے دوسری قوموں کے مسلمہ پیشواؤں کے محاسن بیان کرے۔ اور مناقشات اور جھگڑوں کا سدّباب کرے۔ آج دنیا اگر اس تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھتی۔ تو وہ معذور ہے۔ ایک کونپل جس نے تناور درخت بنکر اکنافِ عالم کے تھکے ماندوں کو اپنے سایہ تلے آرام دینا ہو وہ ابتداء میں حقیر سمجھی جاتی ہے اور اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ لیکن وقت گذر جاتا ہے اور وہی چھوٹی سی کونپل کسی زمانہ میں عظیم الشان درخت بنکر ہزاروں لوگوں کے آرام کا موجب بن جاتی ہے۔ یہی حال اس تحریک کا ہے ابھی یہ ایک مخفی رو ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ مخفی رو دنیا کی زبردست اصلاحی تحریکوں سے زیادہ شاندار اور زیادہ اعلیٰ نتائج رونما کرنے والی ہے۔

تین ہیبت ناک فتن سے جماعت کی حفاظت

پھر آپ کا ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے جماعت کو تین ہیبت ناک فتن سے انتہائی جانفشانی سے بچایا۔ ایک وہ فتنہ تھا۔ جو فتنہ غیر مبائعین کے نام سے موسوم ہے۔ دوسرا فتنہ فتنہ احرار ہے۔ اور تیسرا فتنہ فتنہ خوارج یعنے مصری پارٹی کا فتنہ ہے۔ ان فتن کی تاریخ اور تفصیل میں جانے کا یہ موقعہ نہیں۔ لیکن واقعات پر غور کرنے والوں سے یہ امر مخفی نہیں کہ یہ تین آفات تھیں جو مونہہ کھولے کھڑی تھیں۔ مگر جیسا کہ آپکو قبل از وقت خدا تعالیٰ نے بتا دیا تھا۔ آپ اس کے فضل اور رحم سے بڑھتے چلے گئے۔ اور یہ فتن اور اسی طرح اور کئی فتنے یا تو بالکل نابود ہو گئے۔ یا ایسی کمزور حالت میں ہو گئے۔ کہ ان کا وجود اور عدم وجود برابر ہو گیا۔

جماعت احمدیہ اور سلوک کی راہیں

آپ کا ایک اور عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے جماعت کو سلوک کی راہیں طے کرائیں اور اسے خدا تعالیٰ کے قرب کے راستہ پر ڈال دیا۔ نفلی روزے رکھنے کا ارشاد۔ دعاؤں کی تلقین۔ تبلیغ پر زور سادہ زندگی کا حکم۔ کم کھانے کم سونے اور کم بولنے کی تعلیم یہ کس نے دی۔ آپ نے ہی۔ پس جماعت، اللہ تعالیٰ کا جسقدر قرب بھی حاصل کر چکی ہے یا آئندہ کریگی۔ اسمیں ہمارے آقا و مطاع کا یقیناً دخل ہے اور آپکا یہ ایک ایسا احسان ہے جسے کوئی باغیرت احمدی بھلا نہیں سکتا۔ خلافت کے ابتدائی سالوں میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک لیکچر میں قبولیت دعا کے متعدد طریق بتائے تو ایک غیر از جماعت دوست نے حضور کو لکھا

کہ یہ آپ نے کیا غضب کر دیا کہ وہ رموز اور اسرار جو صوفیا اپنے سینوں میں رکھتے چلے آئے ہیں۔ اور بڑی مشکلوں سے کوئی آدھ طریق کسی خدمت گذار کو بتایا کرتے تھے۔ وہ اس طرح کھلے بندوں آپ نے بتادئے۔ مگر پھر ساتھ ہی اس نے یہ بھی لکھا کہ آپ کو جماعت سے جو گہری محبت ہے۔ اس کیوجہ سے آپ یہ برداشت نہیں کر سکے۔ کہ کوئی راز میرے سینہ میں رہے بلکہ سب اسرار آپ نے کھول کر رکھ دئے تو دراصل اللہ تعالےٰ کے قرب کے طریق آپ نے جس عمدگی سے بیان فرمائے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اور اس قول کی سچائی اس وقت ثابت ہو سکتی ہے جب کوئی شخص لقاء الٰہی کی تڑپ رکھکر آپ کی پر معارف تصانیف کا مطالعہ کرے

بلند نظری اور وسعتِ خیالی

آپ کا ایک اور عظیم الشان احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے جماعت کے ہر فرد کی نگاہ کو اونچا کر دیا۔ اس کی ہمت کو بلند کر دیا۔ اور اس کے ارادوں کو وسیع کر دیا۔ جماعت آج اپنے آپ کو ایک زندہ جماعت یقین کرتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ دنیا کی حکومتیں اسے ملنے والی ہیں۔ وہ تمام براعظموں پر چھاجانے والی ہے۔ وہ سیاہ اور سپید فام اقوام کو احمدیت کا عاشق صادق بنانے والی ہے پس اس کے دل میں ایک غیر معمولی جوش اور ایک عظیم الشان روح بھری ہوئی ہے۔ مگر یہ وسعتِ نظری اور اولوالعزمی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ کی رہین منت ہے۔ کیونکہ آپ نے ہی یہ درس جماعت کو دیا۔ اور اسے ایک زندہ جماعت بنادیا۔

مرکز سلسلہ کی مضبوطی اور پابندی نظام کی روح

پھر آپکا ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے سلسلہ کے مرکز کو مضبوط کر دیا اور اسے مخالفین کی یورش سے ہمیشہ پناہ میں رکھا۔ غرض آپ کے احسانات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ ایک طرف جماعت کی خواتین کی علمی اور عملی ترقی کے لئے جو تجاویز آپ بروئے کار لائے ان کیوجہ سے خواتین سلسلہ زیر بار احسان ہیں۔ تو دوسری طرف بچوں کی تربیت اور علمی ترقی کے لئے جو کارہائے نمایاں آپنے سرانجام دئے ان کیوجہ سے بچے آپ کو اپنا محسن تصور کرتے ہیں۔ غرض چھوٹوں پر اور بڑوں پر عالموں پر اور جاہلوں پر مردوں پر اور عورتوں پر آپ کے ایک نہیں کئی احسانات ہیں۔ پھر علاوہ ان سب احسانات کے نظام کی پابندی کی روح جو آپ نے جماعت کے افراد کے دلوں میں پھونک دی ہے۔ وہ اس کی بنیادوں کو نہایت مستحکم کرنے والی اور اس کے شیرازہ کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے منتشر ہونے سے ہمیشہ محفوظ رکھنے والی ہے۔

یہ چند احسانات جو بطور مشتے نمونہ از خروارے ہیں آپ کے احسان کا نشان ہونے کا ایک بین ثبوت ہیں۔ اور ان سے علی وجہ البصیرت یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا یہ حصہ بھی آپ کے وجود میں نہایت نمایاں طور پر

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کی ماہ اگست ۱۹۳۷ء کی رپورٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ مسجد نیروبی میں ہر اتوار کو بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ حسن اتفاق سے آج کل سورۂ نور کا درس تھا جس میں مسئلہ خلافت کے متعلق کئی ایک امور تفصیل سے بیان کئے گئے علاوہ قرآن مجید کے درس کے حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب تذکرہ کا درس دیتے رہے۔ اور ہفتہ میں تین چار بار بعد نماز مغرب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاکسار درس دیتا رہا۔ مشکوٰۃ شریف سے احادیث نبوی بھی سنائی جاتی رہیں۔

خطبات و تقریریں

ٹبورا میں شیخ صالح صاحب باقاعدہ خطبات جمعہ پڑھتے رہے۔ خدا کے فضل سے افریقن کی تعداد میں روز بروز اب اضافہ ہو رہا ہے۔ اور باقاعدگی سے نماز جمعہ میں یہ لوگ شریک ہوتے ہیں ایک اثنا عشری ذاکر گذشتہ دنوں ٹبورا آیا اس نے ہمارے خلاف لیکچر دیا۔ اور ختم نبوت کے متعلق تقریر کی۔ اس کا جواب دینے کیلئے احمدیہ دارالتبلیغ میں جلسہ کیا گیا اور شیخ صالح صاحب نے اس کے اعتراضات کا جواب دیا۔ اور بہ نسبت اثنا عشری ذاکر صاحب کی تقریر کے شیخ صالح افریقن احمدی تبلیغ کی تقریر میں لوگ زیادہ شریک ہوئے۔

نیروبی میں عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے مختلف مضامین پر خطبات پڑھے

مقالات و تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں رومن کیتھولک کے ایک سواحیلی رسالہ Rafiki Yetu میں ایک مضمون اس کے اگست نمبر میں ہمارے خلاف شائع ہوا تھا جس میں اس نے "قبر مسیح" کا مضمون جو ہمارے سواحیلی رسالہ میں بمع فوٹو شائع کیا گیا اس کا جواب دینے کی کوشش کی۔ اور ساتھ ہی اس مضمون میں لکھا کہ احمدیہ مسلم مشن کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ عیسائیت کا ابطال کریں۔ اور تمام رومن کیتھولکس کو حکماً ان کے رسالہ کا پڑھنا ممنوع ہے۔" اور یہ بھی لکھا:۔

"Mtu akirisoma anatenda dhambi

جو کوئی ان کے رسالہ کو پڑھیگا۔ وہ گناہ گار ہو جائیگا۔ بلکہ یہانتک لکھا کہ

"Kila mkatoliki mwenye kupata vigazeti ya namna hiyo ya mpasa kuviehoma moto.

اور جس کیتھولک کے ہاتھ میں اس قسم کا رسالہ آئے۔ وہ اُسے آگ میں ڈالدے یہ اتنا غصہ صرف اس لئے کہ ہمارا سواحیلی رسالہ عیسائیوں کے عقائد میں تزلزل پیدا کر رہا ہے۔ جیسا کہ خود اس رسالہ کے ایڈیٹر نے لکھا ہے۔ اس رسالہ کے مضمون کے جواب میں ایک مفصل مضمون لکھا گیا۔ جس میں اس کے تمام اعتراضات اور نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہوئے نفس مضمون کے متعلق بھی بوضاحت لکھا۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ اور قرآن مجید کا فرمان وما قتلوہ وما صلبوہ بالکل صحیح ہے

مطبوعات جدیدہ

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اشتہار گجراتی زبان میں ۵۰۰ کی تعداد میں عیسائیوں کے متعلق شائع کیا گیا۔ کچھ عرصہ سے یہاں ایک انڈین مشنری آیا ہوا ہے۔ اس نے گجراتیوں میں ایک اشتہار گجراتی زبان میں شائع کیا۔ اس کے جواب میں نیروبی کے سکرٹری تبلیغ شیخ غلام فرید صاحب نے مضمون لکھا اور سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نے اس کے ترجمہ اور طباعت کا انتظام کیا۔ الوہیت مسیح کی تردید وغیرہ پر مشتمل ہے۔ رسالہ سواحیلی کا جولائی نمبر اس عرصہ میں شائع ہوا۔

تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ سواحیلی کینیا کالونی۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے بعض مقامات میں بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا گجراتی اشتہار گجراتی زبان جاننے والوں میں سیٹھ عثمان یعقوب صاحب اور ان کے بچوں نے تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں ایک انگریزی ٹریکٹ جو سیالکوٹ کے احمدی نوجوانوں نے شائع کیا ہے اور برادرم عبدالحی صاحب نے تقسیم کیلئے بھجوائے۔ مختلف مقامات میں غیر احمدیوں کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔

تعلیم

ٹبورا میں میری عدم موجودگی میں گورنمنٹ افریقن سکول کے لڑکوں کو ہفتہ میں دوبار اور قیدیوں کو ہفتہ میں ایک بار جاکر پڑھاتے رہے۔ ہندوستانی قیدیوں کیلئے سلسلہ کا لٹریچر گجراتی زبان میں نیروبی سے بھجوایا گیا ہے۔

احمدیہ مسلم سکول ٹبورا میں ناجم ابن سالم کی وفات کی وجہ سے ایک اور استاد عالی جبل رکھا گیا۔ ماہ اگست میں لڑکوں کی ہفتہ وار میٹنگیں ہوتی رہیں۔ اور استاد اور لڑکے مختصر تقریریں کرتے رہے*

* شیخ صالح افریقن احمدی مبلغ ان میں ان کی دینی تربیت کے سلسلہ میں وعظ و نصیحت اور مختصر لیکچر دیتے رہے۔ لڑکوں کی حاضری اوسطاً پچاس سے کچھ زائد ہی رہی۔ بابو غلام محمد صاحب نیروبی میں کئی ایک احمدی بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔ اور سید عبدالرزاق شاہ صاحب بھی بعض بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہیں ٭ خاکسار مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ غذا اور یورپین حکماء

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کا ہر مطالبہ اپنے اندر غیر معمولی فوائد رکھتا ہے اور دراصل قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی قربانیاں۔ ان کی سادگی۔ ان کا جوش۔ ان کا استقلال غرض ہر بات جو چہار دانگ عالم میں اسلامی پرچم لہرانے میں ممد ہوئی۔ آج پھر اسی کی ترویج کے لئے ہمارے پیارے امام نے ہمارے لئے یہ راستہ تجویز فرمایا ہے۔

اندھا ہے وہ جو دیکھتا ہے۔ اور بصیرت سے کام نہیں لیتا۔ اور روحانی افضال کی بارش کی موجودگی میں شبنم کے لئے ترستا ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی بدبختی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ چشمہ حیوان کی موجودگی میں آب بقا کے ایک گھونٹ کا متلاشی ہے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

تحریک جدید کا مطالبہ پُر معنی اور پُر حکمت ہونے کے علاوہ عملی طور پر بھی جماعت کے لئے کامرانی و کامیابی کا پیغام اور سلسلہ عالیہ کی اشاعت کا ذریعہ ہے روحانی۔ سیاسی۔ اقتصادی و تمدنی نقطہ نظر سے سادہ زندگی اور سادہ غذا کے فوائد اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن میں اس جگہ مختصراً طبی نقطہ نظر سے اس کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

ایک انگریز مفکر لکھتا ہے کہ "اکثر لوگ نافہمی میں اپنے دانتوں سے اپنی قبریں کھودتے ہیں" کیونکہ وہ زیستن برائے خوردن نہ کہ خوردن برائے زیستن پر پوری طرح عامل ہیں۔ حالانکہ یہی ان کی قبل از وقت ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے کہ زیادہ اموات خوراک کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ بسیار خوری سے واقع ہوتی ہیں۔

علم غذا میں نت نئے تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ نئے نئے نظریات قائم کئے جاتے ہیں۔ روز نئی تھیوریاں پیش کی جاتی ہیں۔ مگر سادہ غذا کی برتری اور افضلیت اور مفید ترین ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ انسانی جسم ہر لمحہ اور ہر حرکت پر خرچ ہوتا ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں خوراک کی ضرورت ہوتی ہے غذا میں نشاستہ۔ پروٹین کاربوہائیڈریٹ چربی۔ نمکیات۔ کلسیم۔ وغیرہ مختلف اجزا ہوتے ہیں۔ کسی میں ایک چیز کی کمی ہے تو کسی میں دوسری کی زیادتی جسم کی خرچ شدہ کمی کو پورا کرنے کے لئے پروٹین درکار ہے۔ ہڈیوں کی نشوونما کے لئے ایسی خوراک کی ضرورت ہے جس میں زیادہ کلسیم ہو جسم کے نظام کی درستگی کے لئے نمکیات اشد ضروری ہیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر وٹیمن کا صحت اور جسم کے نظام کی درستگی میں کافی دخل ہے۔ جس کی غذا میں عدم موجودگی انسان کو ہزار طرح کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی کی کمی کی وجہ سے دانت بھی خراب ہو جاتے ہیں اور جسم کی ٹھیک پرورش نہیں ہوتی۔

ان مختلف غذاؤں کو ہضم کرنے کے لئے معدہ میں مختلف طاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جدید ترین تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر غذا کو ہضم کرنے کا عمل بھی معدہ میں مختلف ہوتا ہے۔ بعض کے ہضم کا عمل معدہ میں تیزابی ہوتا ہے بعض کا الکیلائن وغیرہ۔ اب اگر ہم بیک وقت دو ایسی چیزیں استعمال کریں جن کے ہاضمے کے عمل مختلف ہوں تو اس کا لازمی نتیجہ معدہ میں گڑبڑ ہوگی اور یہی تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے مچھلی کے بعد دودھ اور ایسی بیسیوں چیزوں کا الحاق حکماء نے شدت سے منع کیا ہے۔

امریکہ کا مشہور ڈاکٹر کیلاگ موجودہ زمانہ میں فاقہ کے ذریعہ علاج کا مشہور معالج ہے۔ اس کا خیال ہے کہ نوے فیصدی بیماریوں کی جڑ غذا میں بد اعتدالی اور نامناسب غذاؤں کا الحاق ہے جو معدہ میں محض ذائقہ کی خاطر ٹھونسی جاتی ہیں۔ اور بجائے خون صالح پیدا کرنے کے گندے خون کی مولد بنتی ہیں۔ جو جسم میں پھیل کر کسی نہ کسی وقت بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی کو Auto-intoxication کہتا ہے۔ ایک سادہ۔ مفرد۔ اور تازہ غذا میں ہر طرح کے اجزا شامل ہوتے ہیں۔ تازہ سبزیاں۔ پھل دودھ دہی اور گاہے گاہے گوشت کا استعمال بہترین غذا تسلیم کی گئی ہے جو اجزا جسم کی پرورش کے لئے ضروری ہیں۔ سب ان میں کثرت سے موجود ہیں۔ وٹیمن بھی تازہ پھلوں اور سبزیوں میں کثرت سے ہوتا ہے اس کے علاوہ ایسی غذا زود ہضم۔ قوت بخش اور طبیعت کو ہشاش بشاش رکھتی ہے

موجودہ مغربی تمدن کے مقلد صحیح طور پر ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

کے مصداق ہیں۔ یورپینوں کی کورانہ تقلید کرتے ہوئے نہ ان کو اپنا پورا سادہ طرز رہائش بھاتا ہے اور نہ ولایتی طور و اطوار اختیار کرنے کی تمیز ہوتی ہے۔ تکلف و نمائش ان کی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے وہ محض فیشن کی بھینٹ چڑھ کر اپنا دین و دنیا خراب کر لیتے ہیں۔ ۲۳-۲۴ سال کے بوڑھے اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ گالیں اندر پچکی ہوئیں۔ زرد رنگ نازک اندام جسم پر گوشت کا نام و نشان نہیں۔ حالانکہ ان کے دہقان بھائی باوجود اپنی غربت کے صحت و تندرستی کے مجسمے دکھائی دیتے ہیں۔ پھر پُر تکلف غذا کا دانتوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور گندے دانت معدہ کو اور بھی خراب کر دیتے ہیں۔ صحت قائم رکھنے کے لئے چند سادہ اصول درج ذیل کرتا ہوں۔

۱- غذا مفرد۔ اور بالکل سادہ طریق سے پکی ہوئی ہو۔
۲- سبزی پھل اور دودھ دہی کا بکثرت استعمال ہو۔
۳- غذا کو خوب چبا چبا کر کھانا چاہیئے۔
۴- بغیر اشتہا کے ہرگز نہیں کھانا چاہیئے
۵- غذا صاف ستھری تازہ اور موسمی ہو
۶- غذا میں [illegible] کی ہونی چاہیئے۔ انہی سیدھی سادی باتوں پر صحت کا دارومدار ہے۔ احقر۔ شریف احمد [illegible] دہلی

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے۔ جس میں نفع قریباً یقینی ہے اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس ضمن میں ۱۵ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بینک میرپور خاص سندھ کے نام بھیج کر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

83

انسداد بیکاری کے متعلق سوالات

(۲)

زراعت کے متعلق سوالات

۱۔ کیا آپ ایسے اعداد و شمار پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہو کہ ان جماعتوں میں جن کے ذریعہ معاش کا انحصار ہمیشہ زراعت پر رہا ہے۔ بے کاری موجود ہے۔ اور یہ بڑھ رہی ہے۔

۲۔ اس بے کاری کی نوعیت کیا ہے۔ کیا یہ مستقل یا موسمی یا عارضی ہے

۳۔ کیا آپ کے خیال میں ان جماعتوں کے بے کار اشخاص اپنے موروثی پیشہ کو مجبوراً چھوڑ کر قصباتی رقبوں میں نقل مکانی کر رہے ہیں جس سے ان رقبوں میں بے کاری کے مسئلہ نے شدید صورت اختیار کر لی ہے

۴۔ زراعت پیشہ اقوام میں بیکاری دور کرنے کے لئے آپ کیا علاج تجویز کرتے ہیں۔

(الف) کیا آپ کے خیال میں آبادی کا بوجھ موجودہ زرعی زمین پر اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی زراعت پیشہ اقوام کے گذارہ کے لئے کافی نہیں رہی اگر آپ کا یہی خیال ہے۔ تو کیا آپ ایسے ذرائع تجویز کر سکتے ہیں۔ جن سے خاص خاص فصلوں کو باری باری بونے سے یا نئی اور زیادہ قیمتی فصلیں مثلاً پھلوں۔ منڈی میں بکنے والے پودوں اور پھولوں اور تمباکو وغیرہ کو کاشت کر کے زمین کی طاقت پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔

(ب) کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ زراعتی زمین کی طاقت پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے سستی بجلی کی طاقت کام میں لائی جا سکتی ہے۔

(ج) کیا آپ ایسی امدادی صنعتیں یا حرفتیں تجویز کر سکتے ہیں۔ جن کو زراعت کے ساتھ ساتھ ترقی دی جا سکے۔ تاکہ زراعتی اقوام کے بیکار لوگوں کے لئے کام نکل آئے۔ منجملہ دیگر صنعتوں کے کیا آپ مندرجہ ذیل کی ترقی و توسیع کے لئے عملی تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔

(۱) مویشیوں کی افزائش نسل۔
(۲) ڈیری فارم
(۳) بھیڑوں کی افزائش نسل۔
(۴) مرغی خانہ
(۵) شہد کی مکھیاں پالنا۔
(۶) ریشم کے کیڑوں کی پرورش۔
(۷) لاکھ تیار کرنا۔

۵۔ کیا آپ نو آبادکاری کی جدید تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ تاکہ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ بے کار نوجوانوں کے لئے کام پر لگ جانے کا انتظام ہو سکے کیا آپ کے خیال میں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں عملی جوش محنت کرنے اور زراعت پر گذارہ کرنے کا شوق ہے

۶۔ تحریک امداد باہمی کو کس حد تک مفید طور پر کام میں لایا جا سکتا ہے۔ تاکہ مندرجہ ذیل مقاصد حاصل ہو جائیں

(الف) امداد باہمی کاشتکاری کرنا
(ب) پیداوار کو ایک معیار پر لانا۔
(ج) پیداوار کو منڈی میں لانے کا اچھا انتظام کرنا
(د) بینکنگ کے متعلق سہولتوں میں اضافہ کرنا۔

حکومت کس حد تک ان سرگرمیوں کو مالی امداد یا دیگر ذرائع سے ترقی دے سکتی ہے کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ زراعتی اقوام میں مندرجہ ذیل ذرائع سے بیکاری گھٹ سکتی ہے

(الف) انتقال اراضی
(ب) بڑی بڑی اجناس کے لئے کم سے کم نرخ مقرر کرنا۔
(ج) زراعتی محنت کے لئے کم سے کم اجرت مقرر کرنا۔
(د) ریلوے محصول کی شرح میں کمی کرنا
(ہ) ریلوے اور سڑکوں کے ذریعہ باربرداری کی بہتر اور کافی سہولتوں کا انتظام
(و) ذرائع آمد و رفت کو دیہاتی رقبوں میں خصوصیت سے ترقی دینا۔

۸۔ کیا آپ کے خیال میں صوبہ کے زراعتی ذرائع کو جدید تجاویز آبپاشی مثلاً بھاکڑا بند کے ذریعہ تقویت پہنچائی جا سکتی ہے۔

صنعتی امور کے متعلق سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں صنعتی اور دستی کام کرنے والوں کی کیا تعداد ہے۔

(۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے
(۲) کارخانے جن میں کپاس اوٹنے اور شکر وغیرہ کے کارخانے شامل ہیں
(۳) کانوں میں جن میں نمک کی کانیں شامل ہیں۔
(۴) باربرداری
(الف) موٹر
(ب) ٹانگہ
(ج) چھکڑا
(د) مویشی
(ہ) دریائی راستے
(۵) عمارتی کاروبار میں۔ جن میں معمار۔ لوہار۔ نجار۔ اور رہٹوں وغیرہ میں کام کرنے والے شامل ہیں
(۶) بجلی کے کارخانے
(۷) ورک شاپ
(۸) ڈھلائی کے کارخانے
(۹) لانڈریاں
(۱۰) شراب کے کارخانے
(۱۱) چمڑے کے کارخانے
(۱۲) سیمنٹ کے کارخانے
(۱۳) ملیں۔ کپڑا بننے۔ آٹا پیسنے اور تیل نکالنے کی ملیں
(۱۴) پٹرول کے کارخانے
(۱۵) ہوزری اور کشیدہ کاری کے کارخانے
(۱۶) فرنیچر
(۱۷) خانگی ملازمت جس میں ہوٹل کیفے۔ ریسٹورنٹ شامل ہیں۔
(۱۸) دستی کھڈیوں کی صنعت
(۱۹) دریاں قالین وغیرہ تیار کرنا
(۲۰) چھپائی کا کاروبار
(۲۱) کیمیائی اشیا تیار کرنا
(۲۲) کپڑے کی تجارت

۲۔ کیا آپ ان تجارتوں میں بیکاری کی موجودگی اور وسعت کو ثابت کرنے کے لئے قابل اعتبار اعداد و شمار دے سکتے ہیں۔ (نوٹ:۔ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۷ء کے اعداد مفید ثابت ہونگے۔) جہاں تک ممکن ہو ہنرمند اور غیر ہنرمند مزدوروں میں امتیاز رکھا جائے۔ اور مزید برآں اتفاقی۔ عارضی یا موسمی بیکاری کی موجودگی کی تشریح کی جائے۔

۳۔ کیا آپ ایسے اعداد و شمار مہیا کر سکتے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہو کہ

(الف) غیر ممالک
(ب) ہندوستان میں دوسرے صوبجات سے اس صوبہ میں کونسی اور کتنی تیار کردہ اشیاء درآمد کی جاتی ہیں۔

ان میں کونسی اور کتنی مقدار میں اشیا اس صوبہ میں نفع کے ساتھ تیار کی جا سکتی ہیں۔

۴۔ کیا آپ کی رائے میں بڑی چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی توسیع و ترقی سے تعلیم یافتہ اور صنعتی کاریگروں کی ایک بہت بڑی تعداد کو کام مل جائیگا اگر اس کا جواب اثبات میں ہو۔ تو صوبہ کے حالات اور ذرائع کو مدنظر رکھتے ہوئے کونسی خاص صنعتوں کو ترقی دینی چاہئے۔

(سیکرٹری [illegible] انسداد بیکاری کمیٹی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور

میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ و نئی مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلٰے پیمانہ پر موجود ہے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مسرت

اسمیں شک نہیں کہ ہر چیز خدائے تبارک تعالےٰ کے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ تاہم کسی چیز میں بہترین فعل پیدا کرنا بھی یقیناً اسی کے اختیار میں ہے میں اپنی بہنوں کو یقین دلاتی ہوں کہ میری خاندانی دوا جو وسیع تجربہ کے بعد پیش کی جا رہی ہے مسرت نامی دوا میں خدا تعالےٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسے حمل کے تیسرے ماہ کے ابتدائی دنوں میں استعمال کیا جائے۔ تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ جن بہنوں کے گھر صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں ان کو خدا کا نام لیکر دوا مسرت کا استعمال کرنا چاہئیے۔ یقیناً دلی مراد حاصل ہوگی۔ قیمت دوا پانچروپے ؎۵ ملنے کا پتہ

ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں اگر آپکو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین سمجھئے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایک ماہ ؎۵ محصول ؎ر کل ؎۵ ملنے کا پتہ۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

سرمۂ نور رجسٹرڈ

قیمت فی تولہ دو روپے

کی شیشی سفر و حضر میں، ہر سوٹ کیس میں، ہر پاکٹ میں۔ ہر گھر میں ہونا دانائی۔ عقلمندی اور فراست کی بین دلیل ہے۔

قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

جواں مرد بناکر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے قیمت یک صد گولی صرف اڑھائی لیئے قیمت پچاس گولی صرف ڈیڑھ روپیہ

اکسیر مردمی رجسٹرڈ

کی کثرت احتلام۔ دھات۔ سرعت انزال۔ کمر درد۔ کمی بھوک کمزوری غرض جریان کا مرض جڑھ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت صرف دو روپے

طلائے عنبری

کی بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں قیمت ایک روپیہ

اکسیر اٹھرا

کی استقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ گیارہ تولہ نو روپے

تریاق معدہ رجسٹرڈ

کی معدہ جگر اور انتڑیوں کی تکلیف کیلئے بہترین ہے۔ قیمت شیشی اونس آٹھ آنہ

بچوں کا شربت

کی بدہضمی۔ جوش۔ قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اس کا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کرکے وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت۔ اونس ؎ر دو اونس بارہ آنے

موتی منجن

کی پائیوریا اور گوشت خورہ کیلئے تریاق ہے دانتوں کو مضبوط اور چمکدار بناتا ہے کیڑوں کا قاتل اور امراض دنداں کا نیر بہدف علاج ہے قیمت صرف چھ آنے

خالص ست سلاجیت

کی تمام حکماء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ سلاجیت روح۔ دماغ۔ گردہ غرض اعضائے رئیسہ اور شکستہ ہڈیوں کیلئے یقیناً مفید ہے۔ قیمت تولہ صرف آٹھ آنے (؎۸)

کشتہ فولاد

کی مہینوں کی محنت اور کیمیاوی طریق سے تیار کیا جاتا ہے۔ کمی خون و اعضائے رئیسہ کیلئے بیحد مفید ہے قیمت فی تولہ پانچروپے قیمت فی ماشہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ۔ مینیجر شفاخانہ رفیق صحت منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

محلہ دار الفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جو کہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۴ ۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کے ساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے۔ اس رقبہ کے جانب شرق ریلوے لائن ہے۔ جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے۔ جانب جنوب احمدیہ فروٹ فارم ہے۔ اور جانب شمال شاہراہ ہے۔ جو کہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہراہ پر جو رقبہ ہوگا۔ اس کی قیمت ؎۱۲ فی مرلہ ہوگی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر ؎۱۰ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجتمند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار

چوہدری حاکم دین دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

برلن ۱۴ اکتوبر - جرمنی اور بیلجیم کے درمیان عدم اقدامات جارحانہ کے معاہدہ کی بنا پر ایک سمجھوتہ ہوا ہے جو عنقریب شائع کیا جائے گا - یہ سمجھوتہ باقاعدہ معاہدہ کی شکل اختیار نہیں کرے گا - بلکہ محض خطوط کے تبادلہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا اقرار کیا جائیگا - اور یہ وعدہ کیا جائے گا - کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ نہیں کرینگے

شنگھائی ۱۴ اکتوبر - چینی دفاعی موریچوں کو تباہ کرنے کے لئے جاپانیوں نے چپائی اور کیانگون پر باقاعدہ بمباری کی اور گولے برسائے نیز اشتہار پھینکے جن میں چینی افواج کو اطاعت قبول کرنے کی تلقین کی گئی تھی اور لکھا تھا - کہ اب انکا مقابلہ بے سود ہے اشتہار میں یہ تحریص بھی دلائی گئی - کہ ہر اس چینی سپاہی کو جو ملک سے غداری کرے گا ایک ڈالر پیش کیا جائے گا۔

جالندھر ۱۴ اکتوبر - گڑھ دیوال پولیٹیکل کانفرنس کی سبجیکٹس کمیٹی کے ایک سرکردہ ممبر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو دوران ملاقات میں کہا کہ پنجاب کے کانگریسیوں میں ابھی تک شدید اختلاف موجود ہے - اس اختلاف کا ثبوت ڈاکٹر ستیہ پال کی پارٹی اور ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کی پارٹی کے درمیان وہ شدید لفظی بحث ہے جو یونٹی کانفرنس سے علیحدگی کے ریزولیوشن کے سلسلہ میں ہوئی - ڈاکٹر گوپی چند کی پارٹی نے اس ریزولیوشن کی شدید مخالفت کی - اور کہا - کہ وہ مولانا ابو الکلام آزاد کی ہدایات کے ماتحت اس میں شامل ہوئی تھی -

سلیمینکا ۱۴ اکتوبر - ہسپانوی باغیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ۲۴ سرکاری جہازوں کو جو سارا گوسا پر بمباری کرنے کی کوشش کر رہے تھے نیچے گرا لیا - اسی طرح ۹ اور طیاروں کو دوسرے علاقوں میں گرا لیا گیا - اراگون محاذ پر سرکاری طیاروں نے ۴ باغی طیاروں کو نیچے گرا لیا -

لاہور ۱۴ اکتوبر - سر فضل حسین میموریل لائبریری کے لئے اس وقت پبلک کی طرف سے ۱۷۳۲۴ روپے کی رقم جمع ہوئی ہے - ہز ایکسی لینسی وائسرائے ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو میموریل لائبریری کا سنگ بنیاد رکھیں گے -

لنڈن ۱۴ اکتوبر - گذشتہ شب لارڈ نفیلڈ کی طرف سے جن کی فیاضی ایک دنیا سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہے - ۱۳ لاکھ پونڈ کے مزید عطیہ جات کا اعلان کیا گیا - ان ۱۳ لاکھ میں سے ۱۰ لاکھ پونڈ آکسفورڈ یونیورسٹی کو ایک نیا کالج کھولنے کی غرض سے دئے گئے ہیں - تاکہ علوم معاشرت کے میدان میں تحقیق و تدقیق کی حوصلہ افزائی کی جاسکے - اس کے علاوہ انہوں نے ایک قطعہ زمین اور ۲ لاکھ پونڈ میڈیکل ریسرچ کے لئے دئے ہیں - اس وقت ان کے تمام عطیوں کی مجموعی رقم ایک کروڑ پونڈ تک پہنچ چکی ہے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر - معلوم ہوا ہے مولانا سید حبیب صاحب نے انجمن حمایت اسلام کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے استعفیٰ کی وجہ نواب مظفر خان کی صدارت بیان کی جاتی ہے

امرتسر ۱۳ اکتوبر - گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۶ پائی سے ۳ روپے ۱۰ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۸ روپے سے ۹ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

پٹیالہ ۱۳ اکتوبر - ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم کی یگانہ خدمات کے اعتراف کے طور پر ان کی میعادِ عہدہ میں ۴ سال کی توسیع کر دی ہے -

کلکتہ ۱۳ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ بھاگل پور سب ڈویژن میں سیلابات کے باعث ایک لاکھ افراد بے خانماں ہو گئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ متاثرہ علاقہ میں پچاس فیصدی مکانات منہدم ہو گئے ہیں اور فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں - ہزاروں دیہات زیر آب ہیں ایک مقام پر ریلوے سڑک ٹوٹ گئی ہے - حکام نے لوگوں کے مصائب کو دور کرنے کے لئے فوری امدادی تدابیر اختیار کی ہیں -

لکھنؤ ۱۳ اکتوبر - یوپی میں تمام انسدادی تدابیر کے باعث ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے - چنانچہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ہیضہ سے ۷۰ اموات ہوئیں - حالانکہ گذشتہ ہفتہ میں ۵۹ اموات ہوئی تھیں -

لاہور ۱۳ اکتوبر - پنڈت جواہر لال نہرو آج رات ۸½ بجے بمبئی ایکسپریس کے ذریعہ سرحد کو روانہ ہو گئے ان کے ہمراہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سکرٹری ڈاکٹر محمد اشرف بھی تھے آج بیرون دہلی دروازہ میں انہوں نے تقریر کی - اور کہا - کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اب یہاں یونینسٹ حکومت قائم ہو چکی ہے - لیکن مجھے آئندہ چار سال میں ایک زبردست انقلاب نظر آ رہا ہے - فرقہ دار مسئلہ کے متعلق کہا - کہ یہ کوئی مذہبی سوال نہیں - یہ تو صرف اعلیٰ طبقہ کے مٹھی بھر لوگوں کا سوال ہے - بڑا مسئلہ تو ملک کا افلاس ہے۔

قسطنطنیہ ۱۳ اکتوبر - ایک ترکی اخبار لکھتا ہے کہ ترکی کے نظام حکومت میں اہم تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں - پارلیمنٹ جو اس وقت ایک چیمبر پر مشتمل ہے اس کے دو ایوان بنا دئے

امرت بوٹی رجسٹرڈ

کثیر النفع ادویوں کا جوہر - دنیا کی تمام طاقت دینے والی دوائیوں سے بہتر دوا ہے - کمزوری درد - کمی خون کے مریضوں کو چند ہی روز میں پوری شفا دیتی ہے - نیز غلط کار نوجوانوں کی پوری ہمدرد اور سچی رفیق ہے -

نوٹ :- دریافت طلب امور کے لئے جوابی خط لکھیں - ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلا ؏ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلا ؏ شیشی کلاں عہ خورد ۸ر

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کینٹ پنجاب

بیمار دانت

مسوڑوں سے خون پیپ آتا ہے درد ہے کیڑا لگ گیا ہے گندی رطوبت نکلتی ہے - دانت میلے ہیں ماسخورہ ہے پائیوریا کی مرض آخری درجہ پر ہے تو پائرس ٹوتھ پوڈر (رجسٹرڈ) پائرس لوشن - امریکن گم پلز - غسول دہن استعمال کریں - قیمت ہر چہار ادویات ۴ر ہے محصولڈاک علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفریحی ٹرینیں

(۱) صرف تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے حسب ذیل تفریحی گاڑیاں چلائی جائیں گی۔ ان ٹرینوں کی روانگی سے ۴۸ گھنٹے پیشتر ٹکٹیں خریدی جا سکتی ہیں۔ ہر سٹیشن پر صرف محدود تعداد ٹکٹوں کی فروخت کی جائے گی۔ اس لئے پبلک کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مایوسی سے بچنے کے لئے جلد ٹکٹ خرید لیں۔

(۲) ان ٹکٹوں پر مسافر نہ تو راستے میں اپنا سفر منقطع کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ختم کر سکتے ہیں۔ سوائے تفریحی ٹرین II کے جو پشاور چھاؤنی سے امرتسر کے لئے ہوگی۔ اور جس میں پشاور چھاؤنی نوشہرہ اور راولپنڈی سے سفر کرنے والوں کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ ۲ نومبر ۱۹۳۷ء کی صبح کو لاہور اتریں۔ اور ۳ نومبر ۱۹۳۷ء کو رات کے ۲۰ بجکر ۴۰ منٹ پر واپسی تفریحی ٹرین پر سوار ہو سکیں۔

(۳) ان ٹرینوں پر سفر کرنے والی خواتین کے لئے علیحدہ ڈبوں کا انتظام ہوگا۔

(۴) ان ٹرینوں کے ساتھ خاص کنڈکٹر اور بوائے سکاؤٹ ہوں گے جو مسافروں کو ہر طرح کی امداد اور سہولت مہیا کریں گے۔

ٹکٹوں کی کل تعداد

VI لاہور۔ امرت سر سے ہردوار اور واپس

کرایہ لاہور سے ہردوار تک ۴ روپے ۱۵ آنے ۶۰۰

کرایہ امرت سر سے ہردوار تک ۴ روپے ۶ آنے ۶۰۰

۲۲/۱۰/۳۷	لاہور	روانگی	۱۹ بجکر ۴۰ منٹ
	امرت سر	آمد	۲۰ بجکر ۲۲ منٹ
		روانگی	۲۰ بجکر ۳۲ منٹ
۲۴/۱۰/۳۷	سہارنپور	آمد	۴ بجکر ۵۰ منٹ
		روانگی	۵ بجکر ۸ منٹ
	ہردوار	آمد	۷ بجکر ۴۰ منٹ
۲۵/۱۰/۳۷	ہردوار	روانگی	۱۹ بجکر ۵۴ منٹ
	سہارنپور	آمد	۲۱ بجکر ۳۴ منٹ
		روانگی	۲۲ بجکر ۵ منٹ
۲۶/۱۰/۳۷	امرت سر	آمد	۶ بجکر ۴۱ منٹ
		روانگی	۷ بجکر ۱۷ منٹ
	لاہور	آمد	۸ بجکر ۲۵ منٹ

V لدھیانہ۔ جالندھر شہر سے بادامی باغ (لاہور) کو اور واپس

کرایہ لدھیانہ سے بادامی باغ ایک روپیہ ۱۴ آنے ۶۰۰

کرایہ جالندھر سے بادامی باغ ایک روپیہ ۴ آنے ۶۰۰

۳۱/۱۰/۳۷	لدھیانہ	روانگی	۷ بجکر ۱۰ منٹ
۳۱/۱۰/۳۷	جالندھر شہر	آمد	۸ بجکر ۱۳ منٹ
		روانگی	۸ بجکر ۲۱ منٹ
	بادامی باغ	آمد	۱۱ بجکر ۲۵ منٹ
		روانگی	۱۸ بجکر ۱۰ منٹ
	جالندھر شہر	آمد	۲۱ بجکر ۱۵ منٹ
		روانگی	۲۱ بجکر ۲۵ منٹ
	لدھیانہ	آمد	۲۲ بجکر ۳۰ منٹ

نوٹ:۔ لاہور کے مشہور مقامات کی سیر کا بندوبست ریلوے کی سیلز برانچ کے زیر اہتمام ہوگا۔

II پشاور چھاؤنی نوشہرہ اور راولپنڈی سے امرت سر اور واپس

کرایہ پشاور چھاؤنی سے امرت سر تک ۵ روپے ۵۰۰

کرایہ نوشہرہ سے امرت سر تک ۴ روپے ۱۰ آنے ۲۰۰

" راولپنڈی سے امرت سر تک ۳ روپے ۶ آنے ۵۰

۱/۱۱/۳۷	پشاور چھاؤنی	روانگی	۱۴ بجکر ۵ منٹ
	نوشہرہ	آمد	۱۵ بجکر ۲۹ منٹ
		روانگی	۱۵ بجکر ۳۹ منٹ
	راولپنڈی	آمد	۲۰ بجکر ۱۵ منٹ
		روانگی	۲۰ بجکر ۵۴ منٹ
۲/۱۱/۳۷	امرت سر	آمد	۷ بجکر ۱۰ منٹ
۳/۱۱/۳۷	امرت سر	روانگی	۱۹ بجکر ۴۰ منٹ
	لاہور	آمد	۲۰ بجکر ۴۰ منٹ
		روانگی	۲۰ بجکر ۴۰ منٹ
۴/۱۱/۳۷	راولپنڈی	آمد	۵ بجکر ۵۵ منٹ
		روانگی	۶ بجکر ۱۵ منٹ
	نوشہرہ	آمد	۱۰ بجکر ۳۲ منٹ
		روانگی	۱۰ بجکر ۴۲ منٹ
	پشاور چھاؤنی	آمد	۱۲ بجے

VIII دہلی سے امرت سر اور واپس

کرایہ دہلی سے امرتسر اور واپسی ۴ روپے ۶ آنے ۱۲۰۰

۱/۱۱/۳۷	دہلی	روانگی	۲۳ بجکر ۳۵ منٹ
۲/۱۱/۳۷	امرت سر	آمد	۱۰ بجکر ۵ منٹ
۳/۱۱/۳۷	امرت سر	روانگی	۲۱ بجکر ۱۰ منٹ
۴/۱۱/۳۷	دہلی	آمد	۷ بجکر ۲۵ منٹ

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی